اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۷) — مطبوعہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

محمدیوں کے ساتھ مباحثہ

گو کثرت سے محمدی لوگ ایسے ہیں کہ جب تک لوہے کی زبان اور لوہے کے قلم سے کام نہ لیا جاوے نوہ نہیں مانتے۔ اگر مباحثہ کے اُن طریقوں کے مطابق کام لیا جاوے جو ولایت میں رائج ہوتے جاتے ہیں جن میں نرمی اور ملایمت کے ساتھ دلائل پیش کی جاتی ہیں تو وہ ہرگز نہیں سمجھتے بلکہ اُلٹا سمجھتے ہیں کہ ہم نیم قائل ہو گئے۔ اِس سبب سے لوہے کے قلم سے کام لینا پڑتا ہے چنانچہ اُمہات مومنین اور نور افشاں کے چند نامہ نگار اِس صورت میں مباحثہ چلاتے رہتے ہیں غرض کہ مباحثہ کا پُرانا طریقہ یہہ رہا کہ دریافت کیا جاوے کہ قران میں کیا کیا نقص ہیں لیکن ہمارے خیال میں ساتھ ہی ایک یہہ طریقہ بھی استعمال ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب قران کو لیکر آیت بہ آیت دریافت کرے کہ اُس میں کیا کیا خوبیاں ہیں۔ یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قران کی تمام بیخ و بنیاد کی پائداری اُن باتوں پر ہے جو نئے عہد نامہ اور پُرانے عہد نامہ سے لیگئی ہیں ہے اِس حالت میں کیا مناسب ہوگا۔ کہ ہم اُن خوبیوں پر بھی نظر ڈالیں جو اُس میں پائی جاتی ہیں اور جن کا اصلی چشمہ پُرانا عہد نامہ ہے کیونکہ آج کل محمدیت خود ایک تبدیلی اور زبردست انقلاب میں ہے۔ اُن میں ایک ایسی گروہ پیدا ہو گئی ہے جو اگرچہ اب تک چھوٹی ہے تاہم اُن لوگوں کی نسبت جو پُرانی لکیر کے فقیر ہیں کسی قدر انصاف پسند اور راستی کو دیکھنے کی آنکھیں رکھنے والی ہے ان لوگوں کے رہبر سر سید احمد خاں مرحوم اور جسٹس امیر علی وغیرہ ہیں جو مغربی علوم کے وسیلہ جاگ اُٹھے ہیں اور اپنے مذہب کے منبع کی خوب تحقیقات کر رہے ہیں۔ دنیا میں یہہ ایک قاعدہ کی بات ہے کہ سمجھ دار لوگ خواہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں عوام الناس کو رفتہ رفتہ اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں پس ہمارا خیال ہے کہ وہ زمانہ آگیا کہ مسیحی بحث کرنے والے ایسی صورت میں دلیلیں پیش کریں جو اِن لوگوں کے مناسب حال ہوں۔

یہہ بات سب پر واضح ہے کہ قران میں سورہ کے سلسلے ترتیب زمانے کے مطابق نہیں۔ پہلے سب سے لمبے ہیں اور پھر بہ ترتیب چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ محمدی عُلما خود اِس بات کو بیان کرتے ہیں اور صحیح بخاری بلحاظ مضمون اور تاریخی باتوں کے ایک اور ترتیب پیش کرتی ہے۔ محمدی اور مسیحی عُلما سر ولیم میور صاحب وغیرہ اِس بات پر قریباً متفق الرائے ہیں کہ پہلے پندرہ بیس سورے کیا کیا ہیں اُن میں مفصلہ ذیل سورے آجاتے ہیں ۱۰۳، ۱۰۰، ۹۹ و ۹۱، ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۰۱، ۹۵، ۱۰۲، ۱۰۴، ۸۲، ۹۲، ۱۰۵، ۸۹، ۹۰، ۹۳، ۹۴، ۱۰۸۔

ہماری غرض یہہ ہے کہ جو صاحب عربی زبان سے واقف ہوں پندرہ بیس سوروں کو لیکر دریافت کرکے لکھیں کہ اِن میں کیا کیا باتیں ہیں کس قدر انجیل اور توریت کے خیالات سمائے ہوئے ہیں۔ ہمکو یقین ہے کہ ایسا کیا جاوے تو بہت مفید ہوگا اور مباحثہ کا بہت کچھ مصالحہ بہم پہنچ جائیگا اور ایسی

نُورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب اسسٹینٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری بی۔ سی۔ اویل صاحبان ایڈیٹرز

مُبارکؔ اُمّید

باب ہفتم

برگشتگی اور مخالفِ مسیح

مقدسوں کے اُٹھ جانے کے بعد اور خداوند مسیح کے ظہورِ جلیل سے پیشتر درمیانی وقت میں زمین پر ایسے سخت ہیبت ناک حوادث واقع ہونگے کہ کبھی وقوع میں نہیں آئے مثلاً "برگشتگی" یعنے مسیحی مذہب کے تمام اقرار کی علانیہ ترک کی جائیگی اور باپ اور بیٹے کا انکار کیا جائیگا (۱۔ یوحنا ۲: ۲۲) اور گناہ کا شخص۔ ہلاکت کا فرزند اور "مخالفِ مسیح" ظاہر ہوگا۔ مقدس پولوس نے اِن مضامین پر ہم کو نہایت صاف اور واضح تعلیم دی ہے۔ جھوٹے معلموں نے اگر تسلنیقا کے ایمانداروں کے دلوں کو اِس بات سے متفکر کر رکھا تھا کہ خداوند کا دن آپہنچا ہے۔ اِس غلطی کے دور کرنے کے واسطے رسول اُن کو یوں تحریر کرتا ہے "اے بھائیو ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے آنے اور اپنے اُس پاس جمع ہونے کی بابت تم سے عرض کرتے ہیں کہ تم اِس خیال سے کہ مسیح کا دن آپہنچا ہے (مسیح کا دن حاضر ہے) جلد اپنے دل کی ڈھارس مت کھوؤ اور نہ گھبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچکر کہ وہ ہماری طرف سے ہے کوئی تم کو کسی طرح سے فریب نہ دیوے کیونکہ وہ دن نہیں آویگا مگر جب تک کہ پہلے "برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنے ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہووے جو ہر ایک کا کہ خدا یا معبود کہلاتا ہے مخالف ہے اور اُن سے آپ کو بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی ہیکل میں خدا بن بیٹھیگا اور اپنے تئیں دکھاویگا کہ میں خدا ہوں" (۲ تسلنیقیوں ۲: ۱ سے ۴ تک) پس ہم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ "برگشتگی" یعنے بہتوں کا گرجانا اور گناہ کے شخص کا ظاہر ہونا مقدسوں کے اُٹھ جانے کے بعد اور خداوند کے دن کے درمیانی وقت میں وقوع میں آویگا کیونکہ رسول کی نصیحت کی بنیاد دو باتوں پر موقوف ہے۔ اول یہہ کہ وہ ایمانداروں کو جتاتا ہے کہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح آویگا اور دوم کہ ہم اُس کے پاس جمع ہونگے۔ ایک دیندار نے اِس نوشتہ کو یوں بیان کیا ہے "ایمانداروں کا ہوا میں مسیح کے پاس جمع ہونا اِس بات پر صاف دلالت کرتا ہے کہ خداوند کا دن ابھی نہیں آچکا۔ علاوہ بریں دو باتیں صاف روشن ہیں۔ اول یہہ کہ وہ دن ابھی نہیں آچکا کیونکہ عیسائی لوگ ابھی خداوند کے پاس جمع نہیں ہوئے کہ اُن مقدسوں کی جماعت کو اُس کے ساتھ ظاہر ہونا ہے۔ دوم یہہ کہ وہ شریر جس کی عدالت کیجاویگی ابھی ظاہر نہیں ہوا اور عدالت نہیں کی جاسکتی"۔

پھر رسول بیان کرتا ہے کہ جب تک کلیسیا آسمان پر اُٹھائی نہ جاوے شرارت کی یہہ تکمیل اور بھرپوری ظہور میں نہیں آویگی۔ "اور تم اُس کو جانتے ہو جو اب روکتا ہے (یا جو اب مانع ہے) تاکہ وہ اپنے وقت پر ظاہر ہو کہ بدکاری کا راز اب بھی تو تاثیر کرتا جاتا ہے صرف اتنا ضرور ہے کہ وہ جو اب تک روکنے والا ہے درمیان سے دور کیا جائے تب وہ بدکار ظاہر ہوگا وغیرہ" (۲ تسلنیقیوں ۲: ۶ و ۸ آیات) لہذا ہم اِس قسم کے نوشتوں کی رُو سے "برگشتگی" اور "گناہ کا شخص" کی بابت تحقیق کرینگے۔

(۱) "برگشتگی" مسیحی مذہب کے شروع سے اِس بات کی پیشینگوئی اور ثبوت ہوئی ہے بلکہ کیا خود ہمارا خداوند اپنی بعض تمثیلات میں اِس کا صاف اشارہ کرتا اور ظاہر کرتا ہے کہ جب تک تمام دنیا اُس کو خداوند اقرار کرے حق آہستہ آہستہ پھیلتا جائیگا؟ برعکس اِس کے وہ آسمان کی بادشاہت کو جیسا دنیا میں نمایاں ہے "خمیر" سے تشبیہ دیتا ہے (نوشتوں میں خمیر ہمیشہ شرارت اور ریاکاری پر دال) "جس کو ایک عورت نے لیکر تین پیمانہ آٹے میں ملایا یہاں تک کہ سارا خمیری ہوگیا" (متی ۱۳: ۳۳ نیز اِسی بات میں گروے والے اور خردل کے بیج کی تمثیل دیکھو)۔ مقدس پولوس افسس کی کلیسیا کے بزرگوں کو یوں فرماتا ہے "کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیئے تمہارے درمیان آویں گے جنہیں گلے پر کچھ ترس نہ آویگا اور خود تم میں سے آدمی اُٹھیں گے جو اُلٹی باتیں کہیں گے کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں" (اعمال ۲۰: ۲۹ و ۳۰ آیات) اِن اشارات کے علاوہ رسول تمطاؤس کی "آخری زمانہ" اور "خطرناک وقتوں" اور "آخری دنوں" کی شرارت کا صاف صاف ذکر کرتا ہے اور یہہ بیان تمطاؤس کے خطوں میں پایا جاتا ہے (۱۔ تمطاؤس ۴ باب اور ۲۔ تمطاؤس ۳)۔ جو نوشتہ ہم نے ۲۔ تسلنیقیوں کے خط سے اقتباس کیا ہے اُس سے زیادہ واضح اور پُرتاثیر مقام مشکل سے ملیگا کیونکہ رسول اُن مقدسوں کو جن کی طرف اُس نے خط لکھا تھا اطلاع دیتا ہے کہ شرارت کا راز ابھی تاثیر کرتا جاتا ہے اور کچھ عرصہ تک اگرچہ روکا رہتا ہے پر آخرکار جب وہ روک دور

کی جاویگی ایسی جلدی اور ایسے زور سے ترقی پاویگا کہ تمام حدوں سے گذر کر آخرکار اپنی تکمیل اور بھرپوری اُس خوفناک وجود میں پاویگا جو اُس تمام کے جو خدا کہلاتا ہو برخلاف ہوکر آپ کو اس سے زیادہ سرفراز ٹھہراویگا اور اُس عزت کا دعویٰ کریگا اور اُس کو حاصل بھی کریگا جو فقط خدا کا حق ہے۔ پطرس رسول بھی آخری دنوں کی شرارت کا ذکر کرتا ہو اور یہوداہ رسول "برگشتگی" کا حال بیان کرتا ہو اور مکاشفات میں ہم اس شرارت کے راز کی آخری اور مکمل شکل یوں دیکھتے ہیں "اور اُس کے ماتھے پر ایک نام لکھا تھا۔ راز بابل بزرگ چھنالوں اور زمین کے نفرتوں کی والدہ" (مکاشفات ۱۷: ۵)۔ اِس مسئلہ کو صحیح طور سے سمجھنے کے لئے ایک بات مدِنظر ہونی واجب ہو کہ مقدس لوگ جب آسمان پر اُٹھ جائیں گے تو اُس کے بعد کلیسیا اپنی ظاہری شکل یعنے اقرار میں موجود ہوگی فقط حقیقی عیسائی لوگ بدلیوں پر اُٹھ جائیں گے کہ ہوا میں اپنے خداوند سے ملاقات کریں پس اگر لاکھوں نہیں تو ہزاروں نامی عیسائی یعنے وہ عیسائی جو فقط نام ہی نام رکھتے ہیں اور اعمال اُن کے خداوند مسیح کی مرضی کے خلاف ہیں ضرور پیچھے رہ جاویں گے اور بے شک شروع میں وے اپنے قول اقرار پر قائم رہیں گے اور گرجے اور عبادت خانے اور اور جگہیں جہاں یہہ نام کے عیسائی جمع ہوتے ہونگے کھُلا کرینگے اور معمولی عبادت اور بندگی کی جاویگی۔ گھنٹے بجیں گے اور جماعتیں اگرچہ خدا کے فرزندوں کے نہ ہونے کے سبب سے کم پائی جاوینگی جمع ہونگی اور گیت گائے جائیں گے۔ دعائیں پڑھی یا زبانی مانگی جائیں گی اور وعظ و نصیحت سنائی جائیگی۔ مگر اب چونکہ وہ جو کلیسیا میں ہوکے شرارت کے راز کی ترقی کو روکتا تھا یعنے رُوح القدس اُن کے پاس سے چلا گیا ہی شرارت

بے روک بڑھ جاویگی اور لوگ جو پیشتر بیدین قسم کی تعلیموں کے قبول کرنے سے ہیبت زدہ ہوتے تھے جو تعلیمیں خدا کے کلام کے برخلاف اور مسیحی مذہب کے اوّل اصولوں کی برباد کنندہ ہونگی فوراً تمام دل سے اُن کو قبول و منظور کریں گے۔ بیشک کلام الٰہی سنجیدہ اور خطرناک الفاظ میں یوں اظہار کرتا ہو "اور ہلاک ہونے والوں کے درمیان شرارت کی کمال دغابازی کے ساتھ ہوگا اس واسطے کہ اُنہوں نے راستی کی محبت کو جس سے وے نجات پاتے اختیار نہ کیا اور اسی لئے خدا اُن پاس تاثیر کرنے والی دغا بھیجیگا یہاں تک کہ وے جھوٹ کو سچ جانیں گے تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے خوش تھے سزا پاویں" (۲ تسلنیقیوں ۲: ۱۰، ۱۱، ۱۲ آیات) یوں وے لوگ رفتہ رفتہ ایسے مزاج رکھیں گے گویا طیار ہونگے کہ مخالف مسیح کے اختیار اور حکومت کو قبول کریں گے اور مسیحی دین کے ظاہری اقرار کو بھی رد کردیں گے اور یہہ بات غور طلب ہو کہ تقول شخصے "یہہ برگشتگی اُن تین شکلوں یا حالتوں میں ترقی پاویگی جن میں انسان کا رشتہ خدا کے ساتھ رہا ہو۔ ذاتی حالت یہہ گناہ کا شخص ہو جو روکا نہیں گیا جو آپ کو بلند کرتا ہو۔ یہودی طریق۔ وہ خدا کی ہیکل میں خدا بن بیٹھتا ہو۔ عیسائی طریق۔ اِس پر برگشتگی صریحاً دلالت کرتی ہو جیسا ہم نے ۲ تسلنیقیوں کے خط کے نوشتہ سے ظاہر کیا ہو" افسوس یہہ کیسا ہیبتناک نظارہ ہوگا اور زیادہ تر کیسی افسوس کی بات یہہ ہو کہ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ شرارت کا راز صاف اپنی تاثیر کرتا جاتا ہو اور دلیرانہ طور پر عیسائی ملکوں میں وعظ و نصیحت کے وقت اپنا سر اُونچا کرتا ہو اور بے روک ایسی تعلیموں کا اشتہار دے رہا ہو جو الہامی سچائی کی بربادی کرنے والی ہیں اور اِس طرح پر راہ طیار کر رہا ہو کہ جس وقت کلیسیا آسمان

پر اُٹھ جاوے وہ گناہ کا شخص بھی ظاہر ہو جاوے۔

(۲) "مخالفِ مسیح" اب اگر ہم اس شخص کی حقیقت اور چال چلن پر کچھ عرصہ غور کریں تو اِس تمام مضمون کو صاف صاف سمجھیں گے۔ جیسا ہم بیان کر چکے ہیں وہ "گناہ کا شخص" برگشتگی کے ساتھ متعلق ہو کر گناہ کا شخص وغیرہ کہلاتا ہو مگر عہد عتیق و عہد جدید دونوں میں اُس کے نشانات موجود ہیں۔ دانیال کے ۱۱: ۳۶ میں اُسکو "خود باد شاہ" کہا اور ذکریا کے ۱۱: ۱۷ میں وہ "بد ذات گڈریا" کہلاتا ہو مگر یوحنا رسول کے خطوں میں وہ خاصکر کے "مخالفِ مسیح" کے نام سے مشہور ہو (۱ یوحنا ۲: ۱۸ سے ۲۲ تک نیز ۲ یوحنا ۷) مکاشفات میں اُسکو "جانور" کہا ہو۔ یہہ لفظ "جانور" اُس لفظ سے مشتابہ نہیں ہو جو مکاشفات کے ۴: ۶ سے ۹ تک چار جانداروں پر مستعمل ہوا ہو۔ خاصکر کے "مخالفِ مسیح" اور شاہی اختیار کے سردار پر دلالت کرتا ہو اور "جنگلی جانور" کے معنے دیتا ہو۔ اب ایک بات ضرور یاد رکھنا مناسب ہو کہ "مخالفِ مسیح" کوئی تمثیلی لفظ نہیں ہو جو کسی بد اصول یا طریق پر مستعمل ہوا ہو لیکن یہہ جملہ ایک خاص شخص پر دلالت کرتا ہو۔ اگر کوئی شخص تھوڑی سی تکلیف گوارا کرکے اُن نوشتوں کا غور سے مطالعہ کریگا جن میں اُسکا ذکر موجود ہو اُسکو فوراً معلوم ہو جاویگا کہ یہہ بات راست اور حق ہو اور اِس بات کا اظہار بھی بیجا نہیں کہ وہ "گناہ کا شخص" غیر اقوام میں سے نہیں بلکہ یہودیوں میں سے ہوگا۔ ہمارا خداوند بھی بے شبہہ جب اِس شرارت مجسم پر اشارہ کرتا ہو تو یوں کہتا ہو "اگر کوئی دوسرا اپنے نام سے آوے تو تم اُسکو قبول کروگے" (یوحنا ۵: ۴۳) پس اگر "مخالفِ مسیح" قوم یہود میں سے برپا نہ ہو تو مندرجہ ذیل بیانات کا سمجھنا محال ہوگا مثلاً بیشک وہ آپ کو مسیح کی مخالفت میں مسیحا ظاہر کریگا اور اسلئے دانیال کے صحیفہ میں اُسکو "بادشاہ" کہا ہو اور نبی اُسکی بابت بیان کرتا ہو کہ "وہ اپنے باپ دادوں کے خدا کا لحاظ نہ کریگا" جس سے صاف

مراسلات

مشن اصطبل میں خوشامدی ٹٹو
اور
احسان فراموش یا طوطا چشم

رنگ بدلا نظر آتا ہے ہوا کا مجھ کو ہا
کوئی تازہ گل اس باغ میں خنداں ہوگا

موسیٰ کا مقابلہ ہارون اور مریم نے کیا۔ جو حقیقی بھائی بہن تھے۔ اگر مشنریوں کا مقابلہ ہندوستانی مسیحی کریں تو مشنریوں کو بیدل اور حیران نہیں ہونا چاہئے۔ ہارون اور مریم نے موسیٰ کا کیا بگاڑ لیا۔ جو آج یہہ بیدست و پا ہندوستانی مسیحی باحکومت مشنریوں کا بگاڑینگے۔ اگر موسیٰ پاک زمین میں نہ پہنچ سکا تو اپنے قصور کے باعث نہ کہ ہارون اور مریم کی شکایت کی وجہ سے۔

سُنو دیسی مسیحیو اگر ولایتی مشنری بے اعتدالیاں کرتے ہیں اور کام میں سُستی کرتے ہیں آپ کون ہیں جو دوسرے کے نوکر پر اختیار جتاتے ہیں۔ آپ کی مخالفت سے کچھ نہ بنیگا۔ بلکہ نقصان ہوگا۔ کیونکہ مشنری اُلٹے ڈھیٹھ اور سخت ہونگے۔

شاید آپ کہیں گے کہ ہم اصلاح کرتے ہیں تو لوتھر کا سا دل اور گروہ مصلح ہونے کے واسطے آپ کے پاس ہے؟ جس طرح لوتھر دلیری سے پوپ کے مقابلہ پر کھڑا ہوا۔ آپ مشنریوں کے مقابلہ پر کھڑے ہونیکا حوصلہ رکھتے ہیں؟ یا صرف ٹٹی کی آڑ میں چھپے تیر چلاتے ہیں۔ اخباروں میں گمنام مضمون لکھکر مرد میدان بنتے ہیں کوئی فتنگڈہ بنتا ہے۔ کوئی مصلح۔ کوئی خوشامدی ٹٹو۔ غرض کہ طرح طرح کے رُوپ بدلتے ہیں۔ موافق اور مخالف دونوں رنگ بدلتے ہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں کہ نام تو ظاہر کریں۔

اصل میں افراط تفریط کا معاملہ ہے۔ ایک اُٹھتا ہے۔ وہ مشنریوں کو خدا بنا دیتا ہے۔ دوسرا اُٹھتا ہے وہ اُن کو خاک میں ملا دینا چاہتا ہے۔

ہمارا کلام فضل کے ساتھ نمکین ہونا چاہئے۔ ایک خاص نکتہ ہے۔ جس پر خیال نہیں رکھا جاتا۔ اِس لئے ہمارے نوجوان جوش جوانی کے باعث اعتدال سے نکل جاتے ہیں۔ قصور انتظام میں ہے مشنریوں میں نہیں چاہئے کہ ہم انتظام کی مخالفت کریں۔ اور بہتر طریقے پیش کریں۔ مشن کے ڈیپارٹمنٹ کی مخالفت کریں۔ نہ کہ مشنریوں کی۔ اگر انتظام درست ہو۔ تو مشنری یا کارندے خود بخود ٹھیک ہو جائینگے۔

مشنریوں کا ایک قصور تو ضرور ہے۔ اور وہ وہی ہے۔ جو موسیٰ کا تھا کہ اُس نے ایک کوشی عورت گھر میں ڈال لی تھی۔ مریم کو جلن ہوئی۔ یہی مشنری کرتے ہیں۔ ایک آدھ آدمی مشن میں اپنا وزیر بنا چھوڑتے ہیں۔ تمام سیاہ و سفید مشن کا اُس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ تمام مشن اسٹیشن کی خرابیوں کا وہی منبع ہوتا ہے۔ مشنری اُس پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے۔ جیسا محمد صاحب جبرائیل پر رکھتا تھا۔ اِس قسم کے وزیر یا یوں کہو کہ خوشامدی ٹٹو اپنے ناروا نفع کی خاطر جھوٹ سچ باتیں بناکر مشنری کو اُلّو بنا لیتا ہے۔ یوں اپنا اُلّو سیدھا کرتا رہتا ہے۔ حسد۔ دشمنی۔ کینہ کا بیج یوں مشن میں پیدا ہوتا ہے۔

پھر مشنری کسی پر مہربانی کرتا ہے۔ تو اُس کے بچوں کے وظیفے لگا دیتا ہے۔ اُن کو بورڈنگ سکول میں داخل کرا دیتا۔ یا اُس کی سفارش دوسری جگہہ کرکے وظیفے مانگ لیتا۔ یوں مشنری کے ایسے پروردہ خوشامدی ٹٹو بن جاتے ہیں۔

اصل میں حق یہہ ہے کہ مشن اصطبل کے سب ٹٹو ایک ہی رسّے میں باندھے جاویں۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہئے۔ مگر خوشامد پسند مشنری اِس بات کو کب قبول کر سکتے ہیں۔

ایک اور بات ہے جس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔ یہہ کہ تمام ولایتی مشنریوں میں حکومت کی بُو ہے۔ اُن کے لئے ہمارے ساتھ برادرانہ طریق مشکل ہے۔ لہذا گڑگڑاہٹ بیفائدہ۔ یہی ایک بات ہے۔ جو سب میں عام ہے۔ ایک ولایتی کیٹی کرسٹ میں بھی حکومت کا وہ دماغ ہے کہ اگر دیسی بشپ بھی ہو جاوے تو وہ اگزٹ نہ ہوگی۔

باقی جس قدر باتیں ہیں وہ شخصی ہیں۔ لہذا اُن پر خامہ فرسائی بیفائدہ ہے۔ اِسکا علاج صرف یہہ ہے کہ مسیحی محبت سے وہ عیب صرف اُنہی پر ظاہر کریں۔ اگر حوصلہ نہ پڑے۔ تو بذریعہ اخباروں کے پھپھولے نہ پھوڑیجاویں۔ یہہ کمینہ پن ہے۔ مردوں کا کام نہیں۔

مشنری صاحبان۔ آپ ناراض نہ ہوویں۔ جو کچھ آپ کے ساتھ ہو رہی ہے وہ آپ کا حق ہے۔ بلکہ ضرور ہے کہ آپ کے ساتھ ہووے۔ کیونکہ ؎ کر بھلائے تو مار اکر د گستاخ آپ کی مہربانیوں سے ہم اِس لائق ہوئے۔ کہ آپ کے منہہ آویں۔ آپ نے خوشامدی ٹٹوؤں کو کمینے اور نالایقوں کو منہہ لگا لگا کر سر چڑھا لیا۔ اب چوں چرا کس کام کی۔ آپ نے اپنے نام کے واسطے دین کی پاکیزگی کی پرواہ نہیں کی۔ لہذا جو بھیڑیئے بھیڑوں کے بھیس میں گھس آئے۔ وہ ضرور آپ کو پھاڑنے کے لئے تیار ہونگے۔ اب آپ چیخیں نہیں۔ ؎ ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست۔

مسیحی بھائیو مشنریوں کو بُرا کہنے کی ہوا چل گئی۔

یا خوشامد کی آندھی گھٹا کیطرح اُمڈ آئی۔ کیا آپ اپنے شہتیر کو اپنی آنکھ میں دیکھتے ہیں؟ یا صرف مشنریونکے تنکے نظر آتے ہیں۔ کیا آپ مشنریونکی سی محنت کرتے ہیں۔ کیا آپ خداوند کیواسطے اپنی جان و مال کو فدا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ نے آج تک کیا کیا ہے۔ کتنے مناد آپ کیطرف سے مقرر ہیں۔ کتنے وظیفے دیسی غریب مسیحی بچونکو آپ دیتے ہیں۔ کتنے یتیم بچوں کی پرورش کا ذمہ آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کتنے گرجونکے اخراجات آپ اپنے خرچ سے دیتے ہیں؟ آپ کہیں گے کہ ہمارے پلے ہی کیا ہے؟ تو پھر ٹیں ٹیں کس بات کی۔ خاموش رہئے۔ پہلے پلہ درست کیجئے۔ پھر بولئے۔ یا تو ایمان سے کیجئے۔ یا پلے سے جب دونوں میں گھاٹا ہے۔ تو پھر احسان فراموش کیوں ہوں۔ ایمان سے بتائے کہ کس قدر آپ کو اور آپ کے خاندان کو کسی مشنری سے مدد ملی ہے؟ اور آپ نے جو فیض اُنسے حاصل کیا۔ دوسروںکو آپ اُسکا عوض کیا دے رہے ہیں۔ اِس آیت کا مقصد آپ کہاں تک پورا کرتے ہیں۔
سوائے آپس کی محبت کے کسی کے قرضدار مت ہو۔

میں اپنا نام نہیں چھپاتا۔ ناظرین مجھے اِس نام سے پہچانتے ہیں ؎

راقم
ابو یوسف

پادری فتح مسیح صاحب

۱۹ اگست کے نور افشاں میں پادری صاحب نے ہمارے مضمون مطبوعہ ۹ جولائی پر کچھ نکتہ چینی کی ہے۔ یہہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ جب جواب الجواب تک نوبت پہنچ جائے تو بات کا مزہ جاتا رہتا ہے اور تو تو میں میں کی نوبت آجاتی ہے۔ اسی وجہہ سے کچھ دن تک ہم نے جواب الجواب لکھنے سے اجتناب کیا اور چاہتے تھے کہ بات کو گئی گذری کریں لیکن پھر خیال آیا کہ کچھ تو ضرور لکھنا چاہئے۔

(۱) پادری صاحب قسیسانہ دھمکی سے اپنا مضمون شروع کرتے ہیں۔ اور ہمارے مضمون کو واہی اور بیہودہ بتلاتے ہیں۔ اِس کا جواب یہہ ہے کہ جناب پادری صاحب آپ کا دل بھی جانتا ہے کہ ہمارا مضمون کس قدر واہی اور بیہودہ ہے۔ اور جو ہل چل ہمارے مضامین نے آپ کے اور آپ کے رشتہ داروں کے دلوں میں ڈالی ہے اُس کی خبر بھی ہم کو پہنچ گئی ہے۔ وہ پوری طرح ثابت کرتی ہے کہ واقعی ہمارا مضمون واہی اور بیہودہ تھا۔ دھمکیوں اور گالیوں کی دیوار کے پیچھے آپ کیوں پناہ لیتے ہیں۔

(۲) ہمارے مضمون کا ایک جملہ آپ نے نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ وہ محض بے معنے ہے۔ ہمارا جواب یہہ ہے کہ اگر آپ سوائے پنجابی کے کسی اور زبان سے واقف ہوتے تو ضرور ہماری اُردو آپ کی سمجھ میں آتی۔ لیکن جب کہ آپ اُردو زبان سے واقف نہیں تو بندہ لاچار ہے۔ "چرب زبانی" کے پورے معنے آپ کسی اُردو داں سے دریافت کیجئے۔ یہہ محاورے ممدوٹ اور فتحگڈھ میں نہیں بولے جاتے۔

(۳) یہہ کس نے کہا تھا کہ یورپین مشنری بالکل بے قصور ہیں۔ ہم تو یہہ کہتے ہیں کہ یورپینوں کے قصور ظاہر ہیں لیکن ساتھ ہی اُس کے ہم یہہ بھی عرض کرتے ہیں کہ ہندوستانیوں کے قصور اظہر من الشمس ہیں۔ اور دونوں کے قصوروں کی مثالیں بھی ہم نے دی ہیں۔ ہم نے ہرگز اپنے دعوے کی مخالفت نہیں کی۔ یہہ آپ کی غلطی ہے۔ ذرا ہمارے مضمون کو بغور مطالعہ کیجئے۔ مسیحی یکطرفہ تحریریں کرتا ہے۔ ہم دو طرفہ لکھتے ہیں۔ شاید آپ کی چشم شریف میں صرف انگریزوں کے قصور دیکھنے کی طاقت ہے۔

* * * * * * *

ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے مضامین کا جواب آپ نے کیوں اپنے ذمہ لیا۔ ممکن ہے کہ آپ بھی مسیحی کے اڈیٹروں میں شامل ہوں۔ لیکن اُس کی ہمکو یقینی خبر نہیں ہے۔ یا شاید ہمارے نام "فتحگڈھ" سے آپ کو ڈر ہوا کہ مبادا ہمارے مضامین آپ کیطرف منسوب کئے جاویں آپ نے یہی بہتر سمجھا کہ ہمیں دو تین گالیاں دیکر اپنا پیچھا چھڑاویں۔ لیکن ایسے مضامین کو آپ کی طرف کون منسوب کریگا۔ لومڑی کو کون کہیگا کہ ایں ہم بچۂ شتر است۔ آپ خاطر جمع رکھیں۔ ہمارے افغانی کندھے ہر طرح کے الزام کا بوجھ اُٹھا سکتے ہیں۔

راقم
فتحگڈھ*

پیارے اڈیٹر نور افشاں

ہم صبر سے منتظر تھے کہ ستمبر کے مسیحی میں دیکھینگے کہ ولایتی مشنری اور دیسی کلیسا کے مضمون پر کیا حکم ہوتا ہے سو دیکھا اور ہم بہت خوش ہوئے۔ پر ہم کو بڑی چوٹ لگی کہ مسیحی کے حلیم اور شریف اور سنجیدہ اڈیٹر کی قلم سے گالی کے عوض گالی نکلی خداوند تعالیٰ کے پاک کلام میں ہے کہ گالی کے بدلے گالی نہ دو۔ سو ریفارمر کے اُوپر تو بارش کی طرح لعن طعن کی بوچھاڑ ہوا ہی کرتی ہے۔ ۲۷۳ صفحہ کا ریمارک مسٹر فتحگڈھ کو گدھا کہنا اڈیٹر کی مسیحی شان کے خلاف ہے۔ مسیحی کے مضمون آفتاب کی طرح اپنے میں

---

* مسٹر فتحگڈھ ہم نے مناسب جانکر آپ کے مضمون کی دفعہ چہارم شائع نہیں کی ہے جس امر کی نسبت آپ اس دفعہ میں ذکر کرتے ہیں ہم کو معتبر ذریعے معلوم ہوا ہے کہ رنجیدگی کا باعث ہوا ہے۔ ایڈیٹر

روشنی رکھتے ہیں وہ خاک اُڑانے سے تاریک نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہہ ہماری دہنی آنکھ اور مسیحی ہماری بائیں آنکھ ہم اپنی آنکھوں کو سرخی سے پاک رکھنا چاہتے ہیں۔

چرچ کونسل پنجاب ایک سبز اور لہلہاتا میوہ سے پُر درخت ہے جو ولایت کے دیندار کارندوں نے موم سے بنایا ہوا ہے اور مشن کے گملہ میں رکھا ہوا ہے۔ تعجب نہ تھا کہ اگر دیسی عیسائی اُس کی بابت چپ رہتے تو ولایتی بزرگ جن کو صلیبی خدمت میں صرف نمایش کی ظاہری خوبصورتی سے دلی نفرت ہے رفتہ رفتہ اس کو اُکھاڑ ڈالتے مسٹر شرف اور مسٹر گرے جیسے خادمان ولایتی مشنری اُس کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

مسیحی کبھی نہیں کہتا کہ چرچ کونسل ولایتی مشنریوں کی بدنیتی یا کلیسیا دیسی کی بربادی کے لئے ولایتی کارندوں نے اُس کو بنایا پر صرف یہہ کہ خرگوش کے سر پر خوبصورت سینگ لگا دئے گئے اور پھر کہنا کہ ان سینگوں سے کام کر کے دکھاؤ۔

خداوند فرماتا ہے وہ گھر جو ریتے پر ہے قایم نہیں رہ سکتا۔ خداوند یسوع وہ دن جلد لادیگا کہ پنجاب چرچ کونسل کا درخت دیسی کلیسیا سے کلام کے غیر فانی تخم سے اُگیگا اور پھلدار ہوگا۔ اور دیسی اور پردیسی اُس کی چھاؤں میں بسیرا کریں گے۔

لیکن ہم کو مسیحی سے پھر ایک بات ادب سے پوچھنی ہے۔ یسعیا ۴۹ باب بادشاہان اور اُن کی بیگمات تیری یعنے کلیسیا کے باپ اور دائیں ہونگی اور یسعیا ۶۰ قوموں کی دولت تیرے لئے فراہم ہوگی اور یہہ سب جزیروں اور براعظموں جیسے اور پنجاب اور ہندوستان اور بنگال وغیرہ کے لئے پیشینگوئی ہے۔

کوئی ہم کو بتلاوے مہربانی سے کہ انگریزی کلیسیا میں دولت کا آنا دیسی عیسائیوں کے لئے لعنت کی پیشین گوئی ہے جس سے دیسی عیسائی ریاکار اور تنخواہ کے متلاشی ہو کے بپتسمہ پاتے۔ دولت یعنے انگریزی کلیسیا کا روپیہ دیسیوں کی کمزوری اور دیسی عیسائیوں کی برائیوں کی جڑ ہے؟ دولت تو کلیسیا کی برکت کا نشان لکھا ہے۔ بائبل کے ترجمے ملکوں کی زبانوں میں۔ منادوں کا لاکھوں کوس پر جانا اور محتاجوں اور بیماروں اور یتیموں کو پالنا اور دیسی بچے اور محتاج عیساؤں اور بیواؤں کو تنخواہ دینا یا ولایت سے ساتھ ہی روپیہ سے آنا دیسی کلیسیا کی یہہ ہی صرف برائیوں کا باعث ہے۔ مسیحی مہربانی سے ہم کو سمجھا دے جس سے آیندہ ہم اپنی غلطی کو چھوڑ دینگے۔

پیارے اڈیٹر مسیحی۔ دیسی پدیشادوں اور پیڈ پادریوں کی ریاکاری او طمعی خباثت اور نالایقی کا اصلی سبب بے ایمانی ہے اور رُوح القدس کی زندگی بہت تھوڑی دیسی عیسائیوں میں ہے اور کیوں ایسا ہے۔ مشنریوں کے الگ رہنے کے سبب سے ہرگز نہیں ہماری روپیہ سے مدد کرتے یہہ سبب ہے ہرگز نہیں مشنری ہمارے حاکم ہیں یہہ سبب نہیں۔ پر اصلی سبب یہہ ہے کہ عیسائی ہونا صلیب اٹھانا ہے اور تنگ دروازہ میں داخل ہونا ہے۔ ہر روز پولوس کی طرح مرنا ہے۔ مبارک نجات دہندہ فرماتا ہے کہ تھوڑے ہیں جو اس رستہ پر جو تنگ ہے چلنا چاہتے۔ مشنری ہمارے دیسی عیساؤں کی برائیوں کا باعث نہیں نہ اُن کا روپیہ۔ پر ہمارا اپنا بُرا نا بُرا دل ہماری برائیوں کا باعث ہے۔ رسولوں کے ہاتھ سے بپتسمہ پا کے اور رسولوں کے پاک نمونے کو دیکھ کے اور دولت کے بغیر مشنری کام کے وقت کیا سب سچے عیسائی تھے۔ ہاں بہت جھوٹے فریبی جن کا خدا پیٹ انجیل میں لکھا ہے زناکار جھگڑالو تہمت لگانے والے موجود تھے۔

اب ہم صبر سے دیکھیں گے کہ ہماری بیہودہ گوئی کوئی سُنتا ہے یا اڈیٹر نور افشاں بھی پھاڑ کے پھینک دیتا ہے فقط۔

راقم

خوشامدی ٹٹو

دستکاری کی نُمایش

آج کل چاروں طرف پکار ہے کہ ہندوستانی عیسائیوں کو پیشہ اور دستکاری سکھلانا چاہئے۔ تاکہ وے خوشحال اور دیگر لوگوں کے دباؤ سے آزاد ہوویں۔ میں نے دیکھا کہ یہہ عیسائی کہیں کہیں عمدہ دستکاری بناتے ہیں پر وے اپنے مال کے نہ بکنے سے ناامید رہ جاتے ہیں۔

کاکپی میں ایک عیسائی عمدہ بادامی کاغذ اپنے گھر میں بناتے جو بارہ آنے دستہ بکتا ہے۔ دہلی کے عیسائیوں میں بہت نفیس گہنے کی دستکاری تیار ہوتی جس کو شہر کے رئیس بڑی قیمت دیکر خریدتے ہیں۔

کانپور میں انگریزی بوٹ کے بنانے والے چند آدمی ایسے کاریگر ہیں کہ اُن کو اچھی آمدنی برابر رہتی ہے۔

لکھنؤ کے چند عیسائی چکن دوزی بہت اچھی طرح سے بناتے ہیں چنانچہ تین برس گذرے اُن کو اس چکن دوزی کی خاطر کانپور کی نمایش گاہ میں انعام ملا ہے۔

سلسلے کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول

مومنین کا جیسے صاحب جلالین و عبدالحق محدث دہلوی۔ سید صاحب کہتے ہیں " یہہ ایک جھوٹا اتہام ہے جو آنحضرت صلعم پر لگایا گیا ہے" اور آیت کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں " آنحضرت صلعم کو ضرور اِس بات کی فکر ہوئی کہ زید کے طلاق دینے کے بعد زینب کا کیا حال ہوگا اور اِس وجہ سے ضرور آنحضرت صلعم کو یہہ خیال ہوا کہ اگر زید طلاق دیدے تو بجز اِس کے اور کچھ علاج نہیں کہ آپ خود اُس سے نکاح کر لیں" ہم نے اُس کے جواب میں لکھا تھا (ص۹۷) کہ " زینب کے حق میں ایسی فکر بے سود تھی۔ اِس حسینہ ماہرو پری وش کو شوہروں کی کیا کمی تھی" سید صاحب فرماتے ہیں " زید کے طلاق دینے کے بعد کوئی شخص زینب کو اِس وجہ سے کہ وہ ایک غلام کی جورو تھیں اِس وقار سے نہیں رکھ سکتا تھا" کہ طلاق دیدینا اور مطلقہ سے شادی کر لینا عرب میں عام رواج تھا کوئی شخص اُس کو معیوب نہ جانتا تھا اُس کو ہم ص۹۷ میں ثابت کر چکے تھے اب رہی زید کی غلامی۔ سو زید اب غلام بھی نہ تھا۔ وہ آزاد تھا اور ۳۲ برس سے ابن محمد کے معزز لقب سے مشہور مسلمانوں کے درمیان اس کا بڑا پایہ تھا۔ دینی اعتبار سے عہد حکومت محمود میں یہہ رتبہ ایاز کو بھی حاصل نہیں تھا کسی مسلمان کا اُس کو غلام کہنا اور حقیر سمجھنا ہم کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ خصوصاً ابتدا اسلام میں تو یہہ بات عام تھی امام اعظم کے دادا زوطی کی بابت کسی نے اِس لحاظ سے کچھ کہا ہے کہ " وہ گرفتار ہوکر آئے ایک عورت نے خریدا۔ کچھ دنوں غلامی میں رہا پھر اُس نے آزاد کر دیا" (زید کے حالات بجنسہ اِس قسم کے ہیں صرف یہہ خوبی ہے کہ آپ کو آنحضرت نے آزادی کے بعد اپنا متبنی کر لیا تھا اور آپ زید بن محمد کہلاتے تھے) مولانا شبلی بگڑ کر فرماتے ہیں " اگر اِس قسم کی غلامی ثابت بھی ہو تو کسر شان کی کیا بات ہے زمانہ نے خاندان کسری پر اِس لقب کا داغ لگایا ہے ہمارے علما حضرت ہاجرہ کو کنیز تسلیم کرتے ہیں دگو توریت سے ثابت نہیں[1] اسلام کے قریب تر زمانہ میں اکثر وہ لوگ حدیث و روایت کے امام نظر

[1] ضرور ثابت ہے۔ مولانا شبلی کی واقفیت اِس سمت بہت کوتاہ معلوم ہوتی ہے چنانچہ رسالہ ادعائے اسمٰعیل میں مسٹر اکبر مسیح نے بڑے مضبوط دلائل سے توریت پر اِس معاملے کے ضمن میں بحث کی ہے۔

اُس کے دینی انفلوئنس سے باہر تھی۔

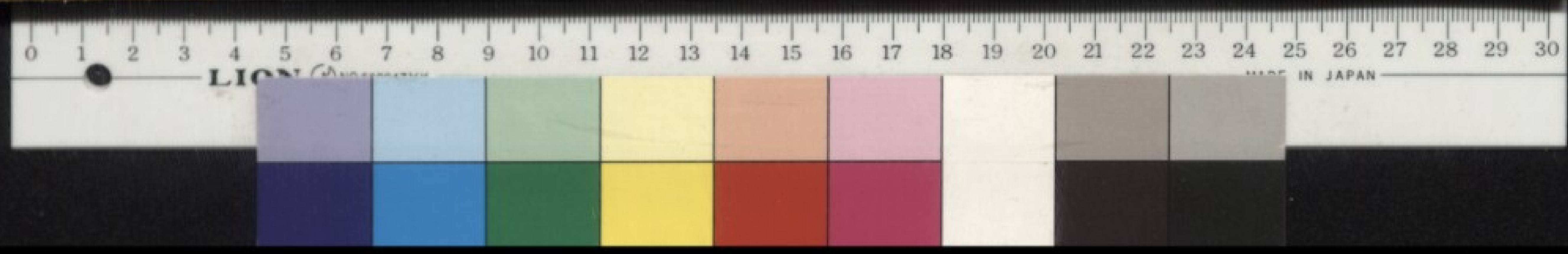
ہم نے یہہ کہا تھا کہ " عرب کی جہالت و رسمیں اُن کے مکان میں جگہہ کم پاتی تھیں" اور آپ بھی ہمارے قول کو یوں بیان کرتے ہیں کہ " اُس وقت تک موافق رسم عیسائی مذہب کے آنحضرت دوسرا نکاح نہیں کر سکتے تھے" اور آپ اِنکار نہیں کر سکتے کہ زوجہ واحد کی شرع عیسائی رسم ہے جو قدیم سے چلی آتی ہے یعنے خدیجہ کے زمانہ سے کئی صدی پیشتر سے اور انجیل کی تعلیم اِس بارہ میں جو کچھ ہے وہ ہم شروع کتاب میں ذکر کر چکے۔ اب یہاں یہہ امر بالکل متعلق نہیں ہے کہ " انجیلوں میں تعدد ازدواج کا امتناع نہیں ہے" یا ہے بلکہ صرف یہہ امر کہ انجیلوں کی تعلیم کو عیسائیوں نے ایسا ہی سمجھا تھا اور اُسی کی بنا پر اُن کے یہاں یہہ رسم ابتدا سے چلی آتی ہے پس ورقہ کے دین کی رسم جس کو آپ اور سید امیر علی بھی سراہتے رہے ہیں ایک عمدہ رسم تھی جس کی خوبی سے اِنکار نہیں ہو سکتا۔ ضرور اِس رسم کو خدیجہ نے پسند کیا ہوگا۔ اور طبعاً اِس رسم کو کہ شوہر ایک جورو رکھے تمام جہان کی عورتیں پسند کرتی ہیں ہندو ہوں یا مسلمان۔ پس اِس میں آپ کو زیادہ تردد کی گنجائش نہیں خدیجہ خود اپنا بندوبست کر لیں گی۔

سودہ۔ اِس بات میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے اِس میں سے کسی بات کا جواب سید صاحب نے نہیں دیا نہ آپ سید امیر علی کے دعووں کی حمایت کر سکے بلکہ صرف وہی سخن جس کا خلاف ہم دکھلا چکے دوبارہ زبان پر لاتے ہیں کہ " آنحضرت صلعم نے حضرت سودہ سے کسی خواہش نفسانی کے سبب سے نکاح کیا ہو یہہ خیال نہیں ہو سکتا" اور خود نہیں بتاتے کہ پھر کس خواہش سے حضرت نے نکاح کیا۔

حفصہ۔ اِس کے تذکرہ میں بھی آپ سید امیر علی کی تائید نہیں کرتے اور نہ ہمارے اعتراضات سے اُن کو بچانے کی کوئی راہ نکال سکتے ہیں اِس بیوی کی طلاق پر جو کچھ لکھا ہے اُس کا نوٹس ہم پہلے لے چکے۔

اُم حبیبہ۔ اُم سلمہ۔ اور اُم المساکین۔ ہم نے جو کچھ اُن کی بابت لکھا تھا وہ صرف سید امیر علی کے باطل دعووں کی تردید میں لکھا تھا سید صاحب امیر علی کی تائید کرنے کو تیار نہیں

مطبوعہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۶ء روز جمعہ



ہونگے۔ اور چونکہ کمیٹی کیطرف سے ہسپتال کو گرانٹ دیا جاتا ہے۔ اِسلئے کمیٹی کا حق بھی ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب سے امداد حاصل کرنیکے مستحق ہوں + وارث الدین۔ جنڈیالہ ضلع امرتسر۔

ہیں۔ نہ آپ بیوہ پروری کا حیلہ پیش کرتے ہیں اس لئے آپ نے کوئی بات نہیں لکھی کہ جو قابل جواب سمجھی جاوے +

زینب بنت حجش۔ سید صاحب زید کی تبنیت کے بارہ میں اور ملاؤں کی طرح کچھ قیل وقال نہیں کرتے۔ تبنیت کو ہم مولویوں کے مقابلہ میں مضبوط و تاریخی دلایل سے ثابت کرچکے آپ تسلیم کرتے ہیں کہ "آنحضرت صلعم نے عرب کی رسم کے موافق زید کو اپنا متبنیٰ یعنے منہہ بولا بیٹا کرلیا" زینب اور زید کے نکاح کی بابت آپ فرماتے ہیں "آنحضرت کے اصرار سے زینب نے زید سے نکاح کرنا قبول کیا تھا" مگر اِس نکاح کی بابت آپ یوں رقمطراز ہیں "جو حالت زید کی تھی اور جو حالت زینب کی تھی وہ اس بات کی مقتضیٰ تھی کہ زینب ضرور اپنے شوہر کو حقیر و بے وقعت سمجھے" یہہ بات غلط ہے اور شاید اس بات سے کہنہ خیال مسلمان راضی نہ ہونگے۔ اِس سے حضرت کی رائے اور تدبیر اور دُور اندیشی پر سخت داغ لگتا ہے آنکھوں دیکھ کر زید و زینب کی حالت کا موازنہ کرکے اُس کے ضروری مقتضی سے غافل رہنا اور دو جانوں کو ہلاکت کے کنارے پہنچا دینا آپ سا صاحب تدبیر آدمی بھی نہ گوارا کرتا۔ بہر حال جو لوگ آنحضرت کی تدبیر کے قایل ہونگے وہ تو آپ کا سخن نہ قبول کریں گے۔ پھر اس سے ایک بُرا حرف خدا و قرآن پر آتا ہے آپ کہتے ہیں "جب آنحضرت صلعم نے نکاح کرنے پر اصرار کیا اور اِس پر ایک آیت بھی نازل ہوئی . . . . اِس وقت زینب زید سے نکاح کرنے پر راضی ہوگئیں" کیا خدا بھی زینب و زید کی حالتوں کی ضروری مقتضی سے غافل تھا؟

ہم اپنی کتاب میں اِس امر کو صاف کرچکے اِس کا جواب ہم کو ملنا چاہئے۔ یہہ قول آپ کا بالکل خلاف ہے کہ "زید زینب کی باتوں سے تنگ ہوگیا اور طلاق دینے کا ارادہ کیا" ہم اس کو رد کرچکے اور بتلاچکے کہ کیوں زید نے طلاق دینے کا ارادہ کیا یعنے اس کا باعث یہہ تھا کہ حضرت کے دل میں زینب کی محبت جاگزین ہوچکی تھی اور زید نے اپنی جورو اُنکے حوالہ کردینے کی غرض سے زینب کو طلاق دی۔

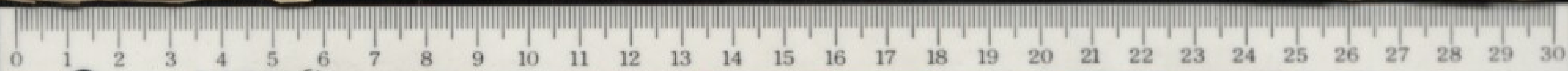
آپ کہتے ہیں "اگر خود رسول خدا صلعم کو زینب سے نکاح کرنا منظور ہوتا تو اس قدر اصرار

زید کے ساتھ نکاح کرنے میں کیوں فرماتے" ہم بڑی شرح و بسط کے ساتھ اِس بات کو بتلاچکے کہ وقت نکاح زید حضرت کے دل میں زینب کی محبت پیدا نہ ہوئی تھی بلکہ بعد نکاح اور اسکا سبب بھی تاریخ کے صفحوں میں لکھا ہوا دکھلا دیا ہے۔ ہم آپ سے جواب لیں گے۔

آپ فرماتے ہیں "بعض لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے اتفاقاً زینب کو سر ننگے یا نہاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اسپر فریفتہ ہوگئے" "یہہ روایت کہ آں حضرت زینب کو ننگا دیکھکر فریفتہ ہوگئے تھے محض جھوٹی اور غلط ہے۔ اور کسی حدیث کی معتبر کتاب میں نہیں ہے" اِس میں دو باتیں ہیں ایک زینب کو سر ننگا یا نہاتے ہوئے ننگی دیکھنا۔ سید صاحب اس کا اِنکار نہیں کرتے۔ اور سید امیر علی بھی اِس کو تسلیم کرچکے ہیں چنانچہ صفحہ ۷ میں اس کا ذکر ہم نے کیا۔ دوسری بات ہم نے حضرت امام رضا کی روایت سے غسل کی بے ستری میں حضرت کا زینب کو دیکھنا ثابت کیا اور نیز آپ کی فریفتگی صا۲ و ۷ اور وہاں کل قرینے اِس امر کے بتھائے کہ ضرور حضرت فریفتہ ہوگئے آپ نے ہماری دلیلوں میں سے کسی کا جواب نہیں دیا پس آپ کا یہہ مجرّد سخن کہ "روایت جھوٹی اور غلط ہے" کوئی صاحب فکر تو قبول نہ کریگا۔

سید فرماتے ہیں "آنحضرت صلعم ابتدائی عمر سے زینب سے بخوبی واقف تھے اور ہزاروں دفعہ اُسے دیکھ چکے تھے . . . . پس دفعتاً اُن کو دیکھنا اور فریفتہ ہوجانا کیسی لغو اور مہمل بات ہے" ہم اس کا پورا جواب صا۲ و ۳ میں دے چکے سید صاحب نے اُس کی تردید نہیں کی اور نہ وہ بتا سکے کہ ہزاروں دفعہ تو دیکھا تھا مگر آج وہ کلمات حسرت و اضطراب زبان پر کیوں آئے یہہ کیا نئی بات تھی۔ ناظرین کو ہم اپنی کتاب کی طرف رجوع کرتے ہیں یہاں جواب کا اعادہ نہ کریں گے۔

ہم نے موافق مفسرین کے بتلایا تھا کہ امسك عليك زوجك واتق الله وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس کے معنے یہہ ہیں کہ حضرت زینب پر فریفتہ ہوگئے تھے چاہتے تھے کہ زید اُس کو طلاق دیدے تو میں اُس کو جورو بنالوں مگر ظاہر داری سے اُس سے یہی کہتے رہے کہ تو خدا سے ڈر اور زینب کو مت چھوڑ یہہ قول مخالفین کا نہیں تھا بلکہ مومنین کا اور ایسے



مُنفرّقات

جنڈیالہ

یہہ قصبہ ضلع امرتسر کے کُل قصبوں سے بڑا ہی اس میں تین باتوں کی کسر تھی یعنے

(۱) نہر پاس سے گذرتی تھی۔ لیکن پانی نہ ملتا تھا۔

(۲) سکول صرف اُردو اور وہ بھی پرائمری تک کا تھا۔

(۳) ریلوے سٹیشن کا نام اگرچہ جنڈیالہ ہی لیکن بے فایدہ۔ وہ یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر ہی۔

دو دُکھ تو ہٹ گئے یعنے (۱) گذشتہ سال سے نہر کا پانی مل گیا اور (۲) انگریزی کا مڈل سکول کھُل گیا۔ ریلوے کی تکلیف البتہ باقی ہی تاہم نہ ہونے سے ۳ میل پر ہونا بھی بڑی بات ہی۔

اس وقت ہمارا منشا ہی کہ یہاں کی صفائی کا حال آپ کو بتلاویں جو پرلے درجہ کی گئی گذری ہی۔ یہاں میونسپل کمیٹی ہی اور وہ بھی ضلع امرتسر کی کُل بیرونی کمیٹیوں سے اوّل درجہ کی۔ اُس کی آمدن کوئی ۸ ہزار روپیہ سالانہ کے قریب ہی۔ ممبروں کی تعداد ۹ سو جن میں ہمیشہ مخالفت اور رنجش اور شکایت اور جھگڑے برپا رہتے ہیں (یہی وجہ ہی کہ یہاں کے سبھیوں میں سے کوئی ممبر نہیں ہوتا۔) آپس کے جھگڑوں نے یہاں تک خرابی پیدا کی ہوئی ہی کہ باوجودے کہ عملہ صفائی ہی یعنے بہت سے بہشتی اور مہتر تاہم حد درجہ کی خراب حالت ہی۔ اور کوئی صفائی کا ملاحظہ نہیں کرتا۔

اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ سردار چندا سنگھ صاحب ہیں۔ جو ضلع امرتسر کے کُل ذیلداروں میں سے اول درجہ کے ذیلدار ہیں۔ خلیق اور ملنسار حد درجہ کے افسروں کے نزدیک حد درجہ کے اعتباری۔ اور اعلیٰ حکام کے نزدیک اول درجہ کے منتظم۔ نکل صاحب بہادر مرحوم کے بہت منظور نظر تھے۔ اور باقی سب حکام بھی اُن پر اب تک مہربان ہیں۔

لیکن ہمیں آپ سے صفائی کے بارہ میں گلہ ہی۔

(۱) یا تو آپ کا اس بارہ میں مطلق کوئی اختیار نہیں ہی کہ آپ صفائی کرا سکیں۔ اور

(۲) یا غالباً آپ میں صفائی کا مادہ نہیں ہی۔ اور

(۳) یا دوسرے کاموں میں اس قدر مصروف ہیں کہ اس طرف خیال ہی نہیں ہی۔

صفائی کے بارہ میں جو جو خرابیاں ہیں میں اُن میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں جو جنڈیالہ کی کمیٹی کے حدود کے اندر ہیں۔

(۱) پادری دیوان صاحب دیال صاحب کے مکان اور گرجہ کے سامنے جو میدان ہی اُس میں بدبودار پانی جمع رہتا ہی۔ اور کُل محلہ کی عورتیں وہاں آکر پاخانہ پھرتی ہیں۔ جو آدمی وہاں سے شام کے وقت گزرتے ہیں اُن کو شرم آتی ہی اور عورتیں مزے سے اپنا کام کرتی جاتی ہیں۔

(۲) جو سڑک گرجہ اور شہر سے مس صاحبان کی کوٹھی اور سرائے اور سٹیشن کو جاتی ہی۔ یہاں کی عام سڑک وہی ہی۔ اگر کوئی چاہے تو آوے اور دیکھے کہ شہر کے اس علاقہ کی گندگی کو مہترانیاں سڑک کے اوپر پھینک کر چلی جاتی ہیں۔ اور کوئی زندہ نہیں ہی جو اُن کو روکے۔

(۳) پرانے دروازہ کا گوڑا بھی اُسی طرح سڑک کے اوپر پھینکا جاتا ہی۔ اور کئی روز تک اُسے ٹھیکیدار نہیں اُٹھاتا۔

(۴) بیروں دروازہ محصولیاں والہ ہسپتال اور بورڈنگ کے پاس ہی محمدیوں کا قبرستان ہی آبادی کے اس قدر نزدیک خلاف صحت ہی۔

(۵) کوئی شخص رات کو تو ایک طرف رہا دن کے وقت بورڈنگ سکول کے سامنے کی سڑک سے شیخ فتا والہ دروازہ تک جاکر دکھاوے۔ عطر اور گلاب کو مات کر دیا ہوا ہی۔ جو کچھ وہاں ہوتا ہی۔ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہی کمیٹی خود اس سے واقف ہی۔

(۶) رنڈیہ نگ روم کی کھڑکی کے پاس کُل بازار کے لوگ اور عوام الناس پیشاب کرتے ہیں۔ اکثر اس بارہ میں لوگوں سے لڑائی رہتی ہی۔ جب ایک شخص کو منع کیا تو جواب ملتا ہی کہ کیوں یہاں چوک پڑا ہوا ہی۔ الغرض کیا کیا ذکر کروں۔ ٹھٹھاروں والے دروازہ کے باہر جاکر دیکھو گویا وہ جگہہ انسان کی آبادی کے واسطے ہی مخصوص نہیں ہی۔

الغرض صفائی کے بارہ میں بیسیوں قسم کی شکائتیں ہیں پھر بازار کی بابت کمیٹی کی لاپرواہی حد درجہ کی ہی۔ بازار اول تو قصبوں کے خود ہی تنگ ہوتے ہیں تس پر لُطف یہہ کہ اکثر جگہہ بازاروں میں چارپائیاں بچھی ہوئی ہیں۔ اناج کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں تخت پوش بچھے ہوئے ہیں۔ سبزی فروش۔ پھول فروش۔ غرض سب کے سب بازار میں کام کرتے ہیں گویا اُنکی دوکان بازار ہی۔ یکے گاڑیاں بازار میں کھڑے۔ مٹی اور لکڑیوں کے ڈھیر جمع۔ رات کے وقت چلتے لوگوں کو ٹھوکر ہوتی ہی۔

کمیٹی کے پریزیڈنٹ صاحب سے ہماری درخواست ہی کہ وہ (۱) صفائی کے بارہ میں غور کریں (۲) بازار میں سے جو آمدرفت والے لوگوں کو تکلیف ہی اُس کا تدارک کریں۔

یہہ ہم کو اچھی طرح سے معلوم ہی کہ وہ ہماری اس تحریر پر غور نہ کریں گے۔ سو اگر ایسا ہی حال ہوا تو

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن ستمبر ۶۔ جنگ امدرمان کے وقت جو حملہ لانسرز نمبر ۲۱ نے کیا اُس میں بڑی خوبی سے جنگ کی ہنرمندی ظاہر کی۔ جب وہ جنگ کے بعد دشمن کے بھاگتے ہوئے گروہ کا تعاقب کر رہے تھے تو اُن کو دفعتاً شمشیرزنوں کے بڑے گروہ کا سامنا کرنا پڑا جو پہلے ہی سے ایک نشیب میں چھپے ہوئے تھے لانسرز نے اُن کے درمیان سے اپنے بھالوں سے راستہ بنایا جبکہ درویشوں کی جانب سے بندوقوں کی فیر ہوتی تھی دوسری طرف پہنچکر اُس رجمنٹ نے پھر اپنے آپ کو از سر نو ترتیب دی نقصان بہت ہوا کیونکہ جو سپاہی گھوڑے پر سے گرتا تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا تھا۔

اتوار کے روز خرطوم کے محل پر انگریزی یونین جیک اور مصری ہلال نصب کئے گئے۔

جمعہ کے روز جب کہ امدرمان پر قبضہ کیا گیا تو خلیفہ کے ایکسو پچاس قیدی اور ہر نیوفلڈر رہا کئے گئے۔

لنڈن ستمبر ۸۔ کریٹ میں غیر ممالک کے امیرالبحروں کے فیصلہ کے بموجب انگریزوں نے آج مقام کینڈیا کے چنگی خانہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں نے اس تبدیلی پر مخالفت کی۔ اس دنگہ میں انگریزی سپاہیوں نے بھیڑ پر فیر کیا اور کئی زخمی ہوئے مسلمان اُس پر طیش میں آئے اور انہوں نے عیسائی محلہ کو آگ لگا دی۔

رپورٹ کی گئی ہے کہ بہت آدمی مارے گئے اس میں انگریزی کانسل بھی مارا گیا اور کئی ایک سپاہی بھی ایک جنگی جہاز نے شہر پر گولہ باری کی۔ شہر کا ایک حصہ جل رہا ہے۔

پونہ ستمبر ۷۔ مسٹر تلک کل رات ۹ بجے قید سے رہا کیا گیا۔

لنڈن ستمبر ۷۔ کئی جنگی جہاز جلد جلد کینڈیا کو بھیجے گئے ہیں۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ وہ آگ بوٹ جس نے کل شہر کو گولہ سے اڑایا وہ انگریزی آگ بوٹ ہیزرڈ نامے تھا۔

یہہ معلوم ہوا ہے کہ کل کینڈیا کے ہنگامے میں مسلمان بھیڑ نے اپنے گھروں سے گولیاں چلا کر بیس انگریزی سپاہیوں کو قتل کیا اور پچاس زخمی کئے **انگریزی** وائس کانسل اپنے مکان میں جلکر مر گیا اور خوف ہے کہ بہت عیسائی تباہ ہوئے ہیں۔

لنڈن ستمبر ۷۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم پیکن تار کرتا ہے کہ لی ہنگ چنگ اپنے عہدے سے موقوف کیا گیا ہے۔

بمبئی ستمبر ۹۔ ۳۰ واردات اور ۱۷ اموات کی کل رپورٹ ہوئی۔

لنڈن ستمبر ۸۔ ڈارسٹشایر رجمنٹ کی دو کمپنیاں مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی ہیں۔

کینڈیا میں جنگی جہازوں پر سے فوج کے دستے اتر رہے ہیں۔

لفٹنٹ ہیلڈین کینڈیا کے ہنگامے میں مارا گیا اور لفٹنٹ سیگریو زخمی ہوا۔

شہر کے ترکی اہل قلعہ نے انگریزی فوج کی مدد کرنے سے انکار کیا۔ گورنر نے عذر کیا کہ میں بھیڑ کو قابو میں لا نہیں سکتا ہوں۔ تمام اطراف میں بڑی ہل چل مچ گئی ہے **تحقیقات** سے معلوم ہوا کہ کینڈیا کے ہنگامے میں تین سو جانیں تلف ہوئی ہیں۔

کرنل رِیڈ جو کینڈیا میں انگریزی فوج کا کمانڈر ہے رپورٹ کرتا ہے کہ اُس کی فوج ۴۸ گھنٹے تک تنگی کے روز چوہوں کی مانند جو جال میں پھنسے ہوں لڑتے رہے جب تک کہ ترکی گورنر نے اُنکو نہ بچایا۔

آٹھ جنگی جہاز شہر کے سامنے موجود ہیں اور جس وقت ضرورت ہو شہر کو گولے سے اڑا دینے کو تیار ہیں

لنڈن ستمبر ۹۔ اخبار ٹائمس کا کارسپانڈنٹ مقیم کینڈیا بیان کرتا ہے کہ آٹھ سو عیسائی قتل کئے گئے ہیں اور باغی بدوکوں نے شہر کو لوٹ لیا ہے۔ ترکی سپاہی بھی انگریزی فوج پر فیر کرتے دیکھے گئے ہیں۔

خبر ہے کہ کل کینڈیا میں اور آگ لگی۔ انگریزی آگ بوٹوں نے شہر پر بمب کے گولے چلائے۔ دو سو پچاس سپاہی مالٹا سے کینڈیا میں پہنچ گئے ہیں مگر شہر کے اندر داخل ہونے سے ناقابل رہے

لنڈن ستمبر ۱۱۔ تازہ خبر ہے کہ ایمپریس آف آسٹریا کے سینے میں ایک باریک سہ کونہ سیخ گھبو دی گئی۔ شروع میں ایمپریس نے اُس کی زد کو معلوم نہیں کیا مگر یہہ سمجھا کہ کوئی اُن کی گھڑی چھڑانے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر تین گھنٹے کے اندر وہ مر گئیں۔ ڈاکٹروں نے معلوم کیا ہے کہ اندر خون جاری ہو گیا تھا۔

پشاور ستمبر ۱۱۔ پشاور کے گرجہ میں صبح کی نماز کے وقت مسمی محمد گل نے پادری فیلڈ صاحب کے ہاتھ بپتسمہ پایا جس کا مسیحی نام ... رکھا گیا۔ مسیحی بھائیوں سے التجا ہے کہ وہ اس نوجوان پٹھان کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔

راقم

ایک پٹھان مسیحی



مضامینِ مفید المبتدین

کشمیر

اگر فردوس بر روئے زمین ست
ہمین است وہمین است وہمین ست

پیارے ناظرین - میں آپ کی کچھ دنوں تک اِس زمین سے واقفیت کرانی چاہتا ہوں - جسے جنّت زمین کہنا بجا ہے - ابھی تک میں اور میرے ہمراہی داخلِ کشمیر نہیں ہوئے - لیکن دروازے ہی پر سے وہ بادِ صبائیں آ رہی ہیں جو کہ میدان میں ہزاروں اسباب مہیّا کرنے سے بھی میسّر نہیں ہوتیں - آج تاریخ ۲۰ ماہ اگست کو ہم میدان کی دوڑ دھوپ سے نکلکر جنّت زمین کے آستانے کی قدمبوسی کر رہے ہیں - اور ہمارے استقبال کے لئے راولپنڈی اور کوہ مری کے درمیان کے پہاڑ اپنے باغ باغیچے اور ندی نالے بطور مشت برائے نمونہ از خروارے کے مزے دکھا رہے ہیں -

راولپنڈی کے بعد ۱۶ میل تک تو میدانی سڑک ہے جس کے ارد گرد کی سرسبزی عجب بہار دکھا رہی ہے - بیچ میں ایک نالہ جو کہ گرنگ کے نام سے نامزد ہے موجیں مار رہا ہے - قریب نصف مسافت میں ایک مقام بنام چھتّر واقع ہے جو کہ سچ مچ گرمی کے مارے کے لئے فضلِ الٰہی کا چھتّر بلکہ جان ڈالنے والا منتر ہے - نالہ گرنگ اپنی تالیں دے رہا اور اُس کے کنارے پر ایک باغیچہ لہلہا رہا ہے - کشمیری مسافروں نے آتے ہی کچھ غوطے لگا کر پتھروں سے سر رگڑے - اور پھر حاضری اپنے پہلے پاپا ماما آدم و حوّا کی طرح خوب ہی اُڑائی - پھر اُس کے بعد کچھ گلچھرّے اُڑائے - پھر علیم الدین اور جیمس پہاڑ کی عین چوٹی پر چڑھ کر گیدڑ کی بولیاں بولنے لگے - اب تک مری کا نصف سفر باقی ہے - دیکھیں کیسے گذرتی ہے - امید ہے کہ اگر ہم کشمیری مسافر کوشش کریں تو بائبل کی وہ مبارکبادی اپنے لئے حاصل کر سکتے ہیں جو کہ زبور نویس کہتا ہے "کیا ہی مبارک ہیں اُن کے قدم جو کہ پہاڑوں پر خوشخبری لیجاتے ہیں"

چھتّر کے بعد قریب ڈیڑھ پڑاؤ کوہ مری جس میں کہ سراسر زندگی ہی زندگی واقع ہے - یہاں پر دن کے بعد کچھ خفیف سی گرمی ہوتی ہے لیکن بوقتِ شب خوب پالا پڑتا ہے - یہاں پر تین گرجا گھر ہیں - ایک چرچ آف انگلینڈ کا - ایک رومن کیتھلکوں کا اور ایک سکاٹلینڈ پرسبٹیرین چرچ کا -

پادری حمید الدین سالک و پادری گنڈامل صاحب راولپنڈی سے عیسائی دیسی جماعت کی وعظ و خبرگیری کے لئے بھیجے گئے ہیں - راولپنڈی اور دریائے جہلم کے درمیان کوہ مری پر سب سے زیادہ رونق ہے - اور یہی سب سے اونچا بھی ہے - یہاں پر ایک گلی مناسب بازار ہے جس کا نام لوگ گُڈ گلی بُلاتے ہیں یہہ نام انگریزی لفظ Good Coolie گڈ کولی کا بگاڑا ہے جو کہ کسی مہربان انگریز نے اِس آدمی کو عنایت کیا - مری سے قریب ڈیڑھ پڑاؤ پر کوہالہ نام ایک قصبہ واقع ہے جس کے ساتھ ہی جہلم بڑی جدّ و جہد اور شور و شر کے ساتھ پہاڑوں کے درمیان رستہ نکال بہ رہا ہے - اِس گرد نواح میں اِس دریا کو ندی کہتے ہیں - کوہالہ سے مہاراجہ کشمیر کا علاقہ شروع ہوتا ہے اس طرح کہ دریائے مذکورہ کے اِس پار تو گورنمنٹ انگلشیہ کا علاقہ ہے اور اُس طرف مہاراجہ صاحب کا -

کوہالہ سے سرینگر کا رستہ دریائے جہلم کے کنارے کنارے جاتا ہے - کئی چھوٹے سے ندی نالے دریا میں مختلف جگہوں میں ملتے ہیں - کوہالہ کے قریب دریا پر ایک پُل ہے - جس پر کہ دونوں کونوں میں محصول لینے والے بیٹھتے ہیں - ہر ایک اشیائے فروختنی پر راجہ صاحب کے علاقہ میں محصول لگتا ہے - اور یہاں پر سرسری طور پر میڈیکل انسپکشن ہوتا ہے - دریا کے اُس پار میوہ جات اور دودھ بہت ہی سستے ہوتے جاتے ہیں - مختلف جگہوں میں دریا کے کنارے پر ڈاک بنگلے ہیں اور ٹانگے بدلنے کی جگہیں ہیں - کشمیری مسافر دریا پر غسل کرنے کے لئے گئے پانی پتھروں کے ساتھ بہت زور کرتا ہے - اور اِس میں قدم تک رکھنا بھی محال ہے - ایک مقام بنام دومیل پر بہت رونق ہے اِس کے اِس پار ایک قصبہ بنام مظفر آباد ہے - دریا پر ایک پُل لکڑی کا تاروں میں لٹکایا ہوا ہے - پہاڑی بوٹیوں کے قسم قسم کے ذائقے ہیں ایک بوٹی جس کا ڈنڈا لمبا سا اُوپر سانپ کی طرح کالی کالی دھاریں اور پتّے چوڑے اور لمبے اور نیچے جڑ میں آلو کی طرح - لیکن ذائقہ سخت مرچوں کا - کہ چکھنے سے ساری نمی باہر آئے - اُمید ہے کہ کشمیری مسافر آتے ہوئے کچھ ذخیرہ ایسی چیزوں کا ساتھ لیتے آئیں گے -

کشمیری مسافر - نارووال

اِنسان کا دِل

انسان کا دل ۵ انچ لمبا ہوتا ہے اور اُسکا قطر ۳ انچ کا ہے یہہ عموماً فی منٹ ستّر مرتبہ حرکت کرتا ہے - فی گھنٹے چار ہزار دو سو مرتبہ - ایک دن میں ایک لاکھ آٹھ سو مرتبہ - سال بھر میں ۳ کروڑ ستاسٹھ لاکھ بانوے ہزار مرتبہ اِس حساب سے ایک آدمی اگر اَسّی سال کی عمر کا ہو تو اُسکا دل تین ارب مرتبہ حرکت کریگا ؛

کہیں دری کہیں موزے کہیں پنکھا اور ٹوکری تیار ہوتے ہیں۔ اب تجویز یہہ ہے کہ کانپور کی ڈسٹرکٹ کانفرنس کے وقت دسمبر میں میتھوڈسٹ مشن کے عیسائیوں کے لئے ایک نمائش گاہ ہوگا۔ جس میں۔ این۔ ڈبلیو۔ پی۔ اودھ اور پنجاب کے عیسائی کاریگروں کو موقعہ ملے گا کہ اپنی دستکاری اور کاریگری دکھلاویں۔ اِس نمائش گاہ میں سب قسم کی چیزیں منظور کی جاوینگی۔ مثلاً چٹائی۔ پنکھا۔ جوتی۔ چکنکاری۔ مٹھائی۔ کاغذ۔ کرتا۔ انگرکھا۔ جامہ۔ مربہ۔ اچار۔ میز۔ کرسی۔ دری۔ گھوسی۔ دوسوتی۔ دوا وغیرہ۔

اگر کوئی نہایت عمدہ چیز کہیں بنتی ہے تو ممکن ہے کہ اُس کے خریدنے والے بہت نکلیں اور اُس کاریگر کے لئے بہت کچھ کام ملے۔

اگر عمدہ چیزیں افراط سے آوینگی تو انعام اول اور دویم درجے کی چیزوں کے لئے ملیگا یقین ہے کہ سو سوا سو روپے اِس کام کے لئے ملیں گے۔

نمائش کے ختم پر یہہ چیزیں بکیں گی اور قیمت چیز کے مالک کو ملیگی۔ یقین ہے کہ شہر اور دیہات کے عیسائیوں میں بہتیرے اچھے کاریگر ہیں۔ ابھی تک وے چھپے ہوئے ہیں اور اُن کی کاریگری کا کوئی خواستگار نہیں ہے کیونکہ حال حقیقت معلوم نہیں ہے۔

اگر آپ کے یہاں ایسا کوئی ہوشیار کاریگر ہووے تو آپ اُس کو اسباب کا شوق دلائیے اور مجھے اُس کا نام کام اور مقام کا پتہ بھیجدیجئے۔

پادری۔ آر۔ ہوسکنس

برٹش فورین بائبل سوسائٹی نے گذرے سال ....۷،۳۳۴ بائبلیں نئے عہدنامے و اُنکے حصے تقسیم کئے گذرے سال سے ...... زیادہ ہیں۔ اِس سوسائٹی کے شروع ۱۸۰۴ سے ابتک ....۵۵۵ اجلدیں ۴۳۴ مختلف زبانوں میں نکلیں۔

میرے مُعظم ومحترم ایڈیٹر نورافشان زادلطفہٗ

تسلیم۔ میں چند سطور واسطے اندراج اخبار نورافشاں بھیجتا ہوں مہربانی کرکے درج اخبار فرماویں۔

یہہ بات مسلم الثبوت ہے کہ جب خدا تعالٰی کسی ملک پر نظر شفقت اور مربیانہ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ تو اُس ملک کے واسطے وہی اسباب و سامان مہیا کردیتا ہے۔ ملک پنجاب جو سینکڑوں برسوں سے حالت تاریکی میں تھا۔ جس میں توہمات اور باطل پرستی کے عقاید پھیلے ہوئے تھے اُس کے لئے ضرور تھا کہ آفتاب صداقت اپنا جلوہ دکھلاوے تاکہ اُس کے نور کے جلوہ سے لوگ ظلمت کو چھوڑ نور حقیقی کو اختیار کریں۔ سو عین تاریکی میں جب کہ کفر والحاد کا زور تھا خدا نے ڈیوِنٹی کالج لاہور مقرر کردیا تاکہ خدا کے بندے وہاں سے علم الہیات کی تعلیم حاصل کرکے نور کو پھیلاویں اور آفتاب صداقت کی خوشخبری دیویں۔ سو جس قدر کام ڈیوِنٹی کالج لاہور میں ہوتا ہے وہ تعریف کے لائق ہے میں نے تین سال تک وہاں تعلیم پائی اور تجربہ حاصل کیا اُس کالج میں ہر وقت کلام الٰہی کے راز اسرار و عبادات کی تعلیم دی جاتی ہے اور مسیحی دین کی عجایب و غرایب باتیں جو دل کو کشش کرنے والی ہیں سکھلائی جاتی ہیں۔

وہاں کے پرنسپل بزرگ پادری وگرم صاحب مجسم اخلاق حسنہ ہیں۔ وہ گویا ہر وقت اپنی عادات و اطوار سے طالب علموں کو نمونہ مسیحی دکھلاتے ہیں۔ اور دیگر بزرگ پادری علی بخش صاحب جو وہاں کے پروفیسر ہیں اخلاق حمیدہ رکھتے ہیں اور فروتن اور حلیم ہیں۔ خداوند وہ وقت جلد لاوے کہ ملک پنجاب کے باشندے اُس نورِ حقیقی کے پاس آکر اُس کے گلہ میں شامل ہوجاویں۔ جس نے فرمایا ہے۔ اے لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ یہہ کلمات زبانی آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔

العبــــــد

خیرالدین۔ میڈیکل مشن۔ ڈیرہ غازیخاں

ہم کو سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھیہ کی موت کی خبر سُنکر بہت افسوس ہوا۔ آپ بڑے اولوالعزم تھے۔ اخبار ٹریبیون پنجاب کے نامی اخبار کے مالک تھے عیسائیوں سے ہمیشہ دوستانہ سلوک کرتے رہے مفید عام کام کی مدد کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیتے رہے۔ ابھی چند ہی ہفتے گذرے ہیں کہ آپ نے لودیانہ کے وکٹوریہ ہوم کیلئے صہ روپیہ عنایت کئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ..	عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...	۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...	۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...	۸ر
قیمت دو کاپیوں یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ...	۸ر
بغیر ضمیمہ	۲ر

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔